© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

پچھلے ہفتہ اسلام آباد میں علماء کنونشن منعقد ہوا جس میں ملک بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے تقریباً سو سوا سو علماء کرام نے شرکت اور اس کے نتیجہ میں مختلف کمیٹیاں اور بورڈ وجود میں لائے گئے جن سے دین پسند اور اسلام دوست عناصر نے بے شمار توقعات وابستہ کی ہیں کہ اب اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی۔

اس سلسلہ میں ہمیں بھی بے شمار احباب نے خطوط لکھے ٹیلیفون کیے اور لوگ بھی تشریف لائے اور اپنی نیک خواہشات کے اظہار کے ساتھ ساتھ یہ اُمید بھی ظاہر کی کہ اب اسلام کے آنے میں کوئی دیر نہ ہوگی۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ توقعات بے جا اور بے محل نہیں اس لیے کہ پہلے اس قدر تاخیر ہو چکی ہے کہ اب مزید انتظار لوگوں کے بس میں نہیں رہا اور ملک کو درپیش حالات کی بنا پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ داخلی استحکام اور اتحاد کے لیے بھی آج جس قدر اسلامی نظام کے جلد نفاذ کی ضرورت ہے اس قدر پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے مختلف الخیال اور مختلف الاجناس لوگوں کو اگر ایک لڑی میں کوئی چیز پرو سکتی ہے تو صرف اسلام کی قوت و طاقت ہی پرو سکتی ہے۔ اور یہ بھی کہ موجودہ حالات سے عہدہ برا ہونے کی صلاحیت بھی صرف اور صرف اسلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اندر ملی ہے اور کسی میں نہیں۔

اور پھر اب علماء کرام کے آٹھ اور اجتماع کے بعد بھی خدانخواستہ اگر اسلامی نظام کے نفاذ میں تاخیر ہوتی ہے تو پھر لوگوں کی مایوسی اس انتہا پر پہنچ جائے گی جس کا کوئی مداوا کسی کے بس میں نہیں ہوگا کہ سیاستدانوں اور حکمرانوں کی ناکامی کے بعد نظر امید صرف اور صرف علماء کرام پہ ہی لگی ہوئی ہے کہ سبھی وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام کو سمجھتے اور اسلام کو نافذ کرنے کی عملی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ یہ بھی ناکام رہتے ہیں تو پھر کامیاب کون ہوگا۔؟

اس لحاظ سے یہ بہت بڑی آزمائش اور بہت بڑا امتحان ہے۔ علمائے کرام کا بھی اور حکومت کا بھی کہ اس کے بعد شاید اسلام کے نفاذ کی پھر کوئی صورت مدت مدید تک نہ نکل سکے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی۔ منڈی واربرٹن۔ شیخوپورہ

نکاح اور طلاق

(بلوغ المرام کا ایک باب)

وعظ و تذکیر ایک اہم دینی ضرورت اور اسلامی فریضہ ہے۔ بشرطیکہ حالات اور وقت کے مطابق ہو۔ جہاں جو ضرورت ہو۔ وہاں اسی سلسلے کی رہنمائی پیش کرنا دراصل اسی سلسلے کی روح اور جان ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اس سلسلے میں عوام کی شایان شان رہنمائی نہیں ہو رہی، نکاح اور طلاق یا بیع و شرا (خرید و فروخت) جتنی اہم اور کثیر الموقوع ضرورت ہے اتنی شاید ہی کوئی اور ہو گی۔ عوام ہیں کہ اس سلسلے میں ایسی بے تکے تیر چلاتے رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کی عائلی یا کاروباری مستقبل حد درجہ غلط متاثر ہو رہا ہے۔ راقم الحروف کے نام جو استفسار آتے رہتے ہیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں عوام کی دستگیری ضروری ہے۔

میں نے اس بارے میں شادی بیاہ کے مسائل کو فی الحال انتخاب کیا ہے، تاکہ ان کی کسی قدر تشنگی دور ہو سکے۔ اس کے لیے میں نے بلوغ المرام کے کتاب النکاح کو اپنے مضمون کے لیے بطور زمین منتخب کیا ہے اور ارادہ یہ ہے کہ مناسب حال اور باب کی مناسبت سے شوکانی کی الدرر البہیہ کی تلخیص بھی ہر بات کے آخر میں دے دی جایا کرے۔

اس کے علاوہ بلوغ المرام کی طرح امام ابن قدامہ کی "المحرر فی الحدیث" بھی سامنے رکھوں گا۔ تاکہ باب کی مناسبت سے بعض ان زوائد کا بھی اضافہ ہوتا رہے جو اس میں ہے اور اس میں نہیں ہے۔ تخریج حدیث کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سے جو "مجموعہ قوانین اسلام" نامی کتاب میں نکاح و طلاق کے سلسلے میں بعض مقامات پر سہو سرزد ہوا ہے حسب حال ہم اس کی طرف اشارہ کرنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضروری تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب انہوں نے عدالتوں کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر مرتب کی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہ دیوار تا نزیا کج ہی رہ جائے۔ موصوف کی اسی کتاب کے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ انہوں نے حریت فکر سے کام لینے کے بجائے کسی ایک مکتب کی ترجمانی اور وکالت کرنا اپنے لیے ضروری تصور فرمایا ہے۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ اس سے ملکی عدالتوں کو مناسب فائدہ نہ پہنچے۔

بلوغ المرام کے ترجمے میں زیادہ تر اپنے شیخ حضرت مولانا عبدالتواب رحمۃ اللہ علیہ (جو شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد بھی ہیں) کے ترجمہ کو سامنے رکھا ہے۔ اور کافی حد تک انہی کی تعلیقات سے ہی استفادہ کیا ہے۔ ذیلی سرخیوں سے ہلکا پھلکا بنانے کی کوشش بھی کی ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ کتاب البیوع پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

وہو ولی التوفیق۔

نکاح ایک دینی فریضہ اور ضرورت ہے۔

۱۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ متفق علیہ۔ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی و ابن ماجہ ایضا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہے اسے نکاح کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ نکاح نگاہوں کو نیچا کر دیتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جس کو اس کی قدرت نہ ہو اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ روزہ اسے خصی کر دیتا ہے۔

تشریح:۔ یعنی شادی نہ کرنا پارسائی نہیں ہے۔ کیونکہ فطرتی تقاضوں کو دبانا نیکی نہیں ہے۔ نیکی یہ ہے کہ طبعی تقاضوں کو اسلامی حدود میں رکھ کر پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جنہوں نے طبعی ضرورتوں کو نظرانداز کر کے نفس کشی کی ریت جاری کی ہے۔ انہوں نے دراصل انسان کشی کا ارتکاب کیا ہے۔ ہاں اگر حالات نہ سازگار ہوں اور شادی کرنا ممکن نہ رہے تو پھر حکم ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لیے روزوں کو اوڑھنا بچھونا بنا لینا چاہیئے۔ اس سے طبعی تقاضے کنٹرول ہو جاتے ہیں۔ فطرتی تقاضے نابود نہیں ہو جاتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہر حال یہ "اھون البلیتین" کی ایک شکل ہے۔ مطلوب نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام مردوں کا دین ہے۔ نامردوں کا دین نہیں ہے۔

اس روایت کے ساتھ ایک واقعہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو ابوداؤد وغیرہ میں مذکور ہے۔

نکاح سنت نبیؐ ہے۔

۲۔ وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَقَالَ وَلٰکِنِّیْ اَنَا اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ متفق علیہ۔ رواخرجہ النسائی ایضا)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی (اور تھوڑا سا کچھ اور سنا کر فرمایا) لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور اسے چھوڑ بھی دیتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جس شخص نے میرے طریقے سے کنی کترائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تشریح: صحابہ کی ایک جماعت نے ازواج مطہرات سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادات کی تفصیل دریافت کی۔ تو سن کر ان کو یوں محسوس ہوا کہ وہ بہت کم عبادت کرتے ہیں۔ وہاں بیٹھے بیٹھے ایک اور صاحب بولے۔ میں تو رات بھر نوافل ہی پڑھوں گا (روزے کا نام نہیں لوں گا) دوسرے صاحب بولے۔ میں تو سدا روزے سے رہوں گا۔ (ایک دن بھی نہیں چھوڑوں گا) تیسرے صاحب بولے۔ ہم تو بیوی تک سے الگ رہیں گے۔ ایک اور صاحب بولے میں تو گوشت بھی نہیں کھاؤں گا کسی نے کہا کہ میں بستر پر لیٹوں گا نہیں۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی یہ باتیں پہنچیں تو آپ نے اس موقع پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور کہا ولکن انا اصلی الخ

غرض یہ ہے کہ۔ دین ترک دنیا کا نام نہیں۔ بلکہ دنیا کو دین کے تابع رکھ کر چلنا دین ہے جو دین ترک دنیا سے ماخوذ ہے وہ دین، دین نصاریٰ ہے۔ دینِ محمدیؐ نہیں ہے۔ علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام

سنت نبی صرف نماز اور روزوں میں تلاش کرنا کافی نہیں ہے بلکہ معاش اور معاشرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے تمام پہلوؤں میں تلاش کرنا چاہیئے۔ آپ کے طرزِ حیات کا جو بھی گوشہ ہے وہ ہمارے لیے اسوہ ہے اور وہی دین و ایمان ہے۔ اس پہلو سے غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے معیشت، معاشرت اخلاق اور سیاست میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے اسوۂ حسنہ، حیاۃ طیبہ اور سنت کی تلاش کی ہے نہ ان کا اتباع ہے۔ نماز روزے کی حد تک تو ہم صوفی بنتے ہیں۔ لیکن زندگی کے دوسرے گوشوں میں حضور کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھتے ہیں نہ ہی ان کا اتباع کر کے دنیا دار صوفی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہوش دے۔

ضروری اطلاع

● بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ بطورِ اطلاع ان کے لیے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اپنا پرچہ چیک کریں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد، پندرہ دن کے اندر اندر، آئندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ کا شمارہ) بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں ——— اور (خدانخواستہ) آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جائے۔

یاد رکھئے! وی۔پی۔پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے، اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے۔ والسلام!

(منیجر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا محمد عبد الشہید خاں عفیف صاحب صدر مدرس راجہ جنگ لاہور

کیا عورت سر کے بال کٹوا سکتی ہے

محترم جناب مولانا صاحب! السلام علیکم

امید ہے کہ آپ بعافیت ہونگے۔ ایک زحمت دیتا ہوں۔ میں مشکور ہوں گا اگر آپ توجہ فرمائیں۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں عورتوں کے بال کٹوانے کے متعلق کیا احکام ہیں۔

میں جواب کا انتظار کروں گا۔ خادم

سید واجد رضوی

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب۔ واضح ہو کہ عورت زینت اور چہرے کی تحسین کے پیش نظر نہ ہیگ استعمال کر سکتی ہے نہ ابرو چہرے کے بال اکھڑوا سکتی ہے اور نہ سر کے بال کٹوا سکتی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور جامع ترمذی میں حمید بن عبدالرحمان سے روایت ہے۔

عن الزهری نا حمید بن عبدالرحمان انه سمع معاویة خطب بالمدینة یقول این علماءکم یا اهل المدینة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن هذه القصة ویقول انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذها نساءهم. هذا حدیث حسن صحیح و قدروی من غیر وجه عن معاویة۔

یعنی حمید بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ فرما رہے تھے کہ لوگو تمہارے علما کہاں گئے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ وہ مصنوعی بالوں کے جوڑنے سے منع کرتے تھے۔ نیز آپ فرما رہے تھے کہ جب بنو اسرائیل کی عورتوں نے یہ جوڑے لگا لیے تو وہ قوم

© rasailojaraid.com